مولانا قاری محمد عبداللہ *

فانی جی کی رحلت

مدیر الحق کی محدود محبت کا مرکز خیبر پختونخواہ کے شعراء ادباد مصنفین ،مولفین کے امیر حضرت مولانا ابراہیم فانی صاحب سفر آخرت پر روانہ ہونا یہ کوئی نئی بات نہیں دنیا میں آنا اور پھر سب کو جانا ہے۔

کاروان حقانیہ کے قلم کے شہسوار مولانا فانی الوداع ،صدر محترمؒ کے نورِ نظر لخت جگر الوداع ،کتابوں کے رمزشناس ، ادیبوں کے میرِ کارواں الوداع، رئیس التحریر مولانا عبدالماجد دریا بادی کے شریک قلم مولانا سمیع الحق صاحب کے معاون و مددگار الوداع ، فانی جی مرحوم ایک عالم ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین شاعر اور تحریر کی دنیا میں سلطان القلم تھے ماہنامہ الحق کے اوراق گواہ ہیں اور گواہ رہیں گے کہ فانی جی کی رحلت سے صرف مولانا راشد الحق یتیم نہیں ہوئے بلکہ انکے قلم کی حرمت اور روانگی ختم ہوئی، الحق کے نظام کی چھت گر گئی انکی معصوم مسکراہٹ نہ ہونے کی وجہ سے آج دارالعلوم حقانیہ کی خوشگوار محفلیں ادھوری ہیں۔

موت سے چند دن پہلے مولانا فضل علی کے صاحبزادے عزیزم محبوب احمد غازی کے ذریعہ فون پر فانی جی سے رابطہ ہوا تو خیریت دریافت کرنے کے فوراً بعد پوچھا کہ کوئی نئی کتاب آئی ہے؟ تو میں کہا جی ہاں ! برصغیر کے مشہور عالم مولانا سیف اللہ خالد رحمانی کی کتاب ''وہ جو بیچتے تھے دوائے دل'' آئی ہے فانی جی نے اگلا شعر پڑھا اور فرمایا کہ یہ بہادر شاہ ظفر کا شعر ہے مجھے کہا یہ کتاب کہاں سے ملے گی میں نے کہا حقانی صاحب سے رابطہ کریں،

فانی صاحب مرحوم علم و کتاب کے دیوانہ تھے کتابوں کی دنیا میں وسیع معلومات کے ذخیرہ کے مالک تھے جہاں کتاب طبع ہوتی لینے کیلئے بے تاب ہو جاتے۔

برصغیر میں بہت سے محدثین کو بڑے بڑے قابل لائق اور فائق شاگرد ملے لیکن تعلیم وتربیت کے تاج محل محدث کبیر مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ کو بہت نامور ہزاروں کی تعدار میں شاگرد ملے جو کہ ایک مستقل موضوع ہے مثال کے طور پر صدر وفاق مولانا سلیم اللہ خان صاحب ، امیر الہند مولانا سید اسعد مدنیؒ ،مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی لکھنو ،علم و ادب کے شہسوار مولانا محمد موسیٰ روحانی البازی ، امام الفنون قاضی حمید اللہ صاحب ،صوبہ خیبر پختونخواہ کے معیاری مدرسہ کے نامور شیخ الحدیث مولانا مفتی غلام الرحمٰن علم و سیاست

---

* سابق ممبر سینٹ آف پاکستان

کے مسلّم قائد امیر جمعیت علماء اسلام مولانا فضل الرحمٰن صاحب، مولانا شیر علی شاہ صاحب مشہور اہل قلم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب جیسے ہزاروں کی تعداد میں مولانا عبدالحق صاحبؒ کے شاگرد ہیں اور اسی فہرست میں حضرت فانی صاحب مرحوم بھی شامل ہیں۔مولانا عبدالحقؒ کیلئے سب سے بڑی شہادت ومظہرعلوم قاسمی اپنے وقت کے غزالی ورومی حکیم الا سلام قاری محمد طیبؒ کا وہ جملہ کافی ہے جوانہوں نے مولانا عبدالحق صاحب کی جدائی پر نالاں ہے اور ساتھ ہی رئیس المخلصین فرمایا تھا۔ یہ شہادت عالم اسلام کے بڑے آدمی کی ہے میں بہت دور چلا گیا۔

فانی صاحب کے والد ماجد صدرالمدرسین حضرت مولانا عبدالحلیم زروبی بہت بڑے عالم تھےعلم سے بڑھ کر بہت بڑےفلسفی تھےحق شناس مجاہد تھے پاکستان کے قبلہ علمی دارالعلوم حقانیہ کے صدر المدرسین تھے۔ جنکی تفصیل حیاب صدر المدرسین میں فانی جی نے جمع کی ہیں ۔صدرمحترم جب بیمار ہوئے تو طلبہ نے درخواست دی حضرت مولانا عبدالحق کو کہ صدر صاحب کی کتابیں تبدیل کی جائے مولانا عبدالحق صاحب نے فرمایانہیں ! کتابیں صدر صاحب کے نام سے نہ کاٹی جائیں وہ وفادرار مدرس ہیں اوربطورمثال فرمایا: میرے زمانہ دیو بند میں استاذ مولانا عبدالسمیع صاحب کے بارے میں طلبہ نے درخواست دی کہ مسلم شریف ان سے کاٹ دی جائے تومہتمم صاحب نے فرمایا:نہیں جب یہ آخرت کے سفر پر جائے تو مسلم شریف انکے نام پر ہو، میں چاہتا ہوں کہ صدر صاحب خدا سے بحثیت شیخ الحدیث کے ملاقات کرے یہ اچانک بات نہیں تھی یہ معنوی نسبتیں ہیں۔

فانی صاحب دارالعلوم کے مدرس تھے پڑھاتے پڑھاتے ایک مہینے تک وہ بیمار رہےلیکن انتقال کے وقت تک نام مدرسین میں شامل تھا پہلا جنازہ دارالعلوم علم وعمل کے شہسواروں نے اداء کیا یہ فانی صاحب کی قسمت والد صاحب اورمولانا عبدالحقؒ کی نسبت کی تکمیل ہے دارالعلوم دیو بند میں شیخ الاسلام تحریک حریت کے امام برصغیرنہیں عالم اسلام کےعظیم لیڈرمولانا محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا کے جانشین برحق مولانا مدنیؒ کا انتقال ہوا تومملکت علم کے بے تاج بادشاہ آفتاب ولایت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے نماز جنازہ پڑھایا، مورخین کہتے ہیں کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کوکسی نے بھی زندگی بھراونچی آواز سے روتے ہوئے نہیں دیکھا تھالیکن جب حضرت مدنی کے چہرے کو بوسہ دیا تو رونے کی چیخ نکل گئی۔

آیئے ذرا آگے چلئے حضرت مدنی کے بعد فدائے ملت صدر جمعیت علماءمولانا اسعد مدنی صاحب کا جب انتقال ہوا دارالعلوم کے احاطہ جب جنازہ لایا گیا تو شیخ الحدیث صاجزادہ مولانا ارشد صاحب نے فرمایا نماز جنازہ کیلئے مولانا محمد طلحہ آئے اور نمازِ جنازہ پڑھائے یہ اتفاقی بات نہیں کسی دل والے سے پوچھیئے یہی

بات حضرت فانی جی کی قسمت میں آئی۔

اور دوسرا جنازہ زروبی میں حضرت فانی کی وصیت کے مطابق حضرت مولانا فضل علی صاحب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع صوابی نے پڑھایا تقریباً ڈیڑھ سال پہلے عالم اسلام کے مشہور عالم مولانا مفتی محمود تقی عثمانی صاحب جامعہ تحسین القرآن نوشہرہ تشریف لائے رات وہی گزاری رات کے وقت جامعہ حقانیہ میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب مولانا انوار الحق صاحب قاری محمد عمر علی صاحب اور دیگر علماء کرام کی محفل میں مولانا ابراہیم فانی صاحب نے حضرت شیخ الا سلام کے سامنے اپنی بہترین غزلیں سنائیں جس سے حضرت مفتی صاحب محظوظ ہوتے رہے اور پھر حضرت مفتی صاحب نے بھی اپنا کلام ''دربار میں حاضر ہے'' سنایا اس وقت حضرت فانی صاحب کی خوشی دیدنی تھی اور کل کو مشاہیر (جو کہ پاکستان کی لائبریریوں سب سے بڑی زینت والی کتاب ہے) کی تقریب ہوئی۔

فانی جی کی یادوں کی بستی سے محو ہو جانا بہت مشکل ہے ایک آخری بات لکھنے کی جی چاہتا ہے تو بہت عرصہ پہلے میرے سامنے ہوا عالم اسلام کے عظیم فقہی عالم علامہ زاہد الکوثری کے شاگرد درشید علامہ استاذ عبدالفتاح ابو غدہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے نماز ظہر استاذ نے امامت فرمائی مولانا عبدالحقؒ اور مفتی فرید صاحبؒ بھی موجود تھے نماز کے بعد شامی شیخ نے فرمایا: ''مجھے کتب دکھائیں'' تو فانی صاحب کو ساتھ کیا جب دارالعلوم کے وسیع کتب خانہ میں استاذ داخل ہوئے تو بہت خوش ہوئے اور مخطوطات دکھانے کا مطالبہ کیا کیونکہ علامہ صاحب مخطوطات میں علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی کی طرح بہت ماہر تھے، قصہ مختصر فانی جی نے اس وقت فرمایا کہ آج شام، دمشق بلخ و بخارا برصغیر کے علمی مخطوطات کے ماہر دارالعلوم آئے جس سے دارالعلوم کی رونق دوگنی ہوگئی۔

ماہنامہ الحق کے ننھے منھے مدیر فانی صاحب کے شاگرد درشید مولانا راشد الحق صاحب کیلئے یہ چند بے ربط و بے ضبط سطور املا کروا دی گئی ہیں اور امید ہے کہ مولانا راشد الحق صاحب حضرت فانی جی مرحوم پر الحق نمبر شائع کریگا۔

اور آخر میں یہی دعا کرونگا کہ اللہ تعالیٰ فانی صاحب کو درجات عالیہ سے نوازیں اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انکی اولاد کو جد امجد کے طریقہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

از:

خاکروب آستانہ مدنی و آزاد

محمد عبداللہ، بنوں